سلسلہ نمبر7

قادیانیوں کو دعوتِ اسلام

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید نور اللہ مرقدہ

مرکز سراجیہ لاہور
5877456
www.khatm-e-nubuwwat.org
markazsirajia@khatm-e-nubuwwat.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ سلسلہ نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص منصب نبوت پر فائز نہیں ہوگا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی رسالت و نبوت کا دور قیامت تک باقی رہے گا اور یہ بھی نہیں کہ ایک بار تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کی حیثیت سے مکہ میں مبعوث کیا جائے اور پھر کسی زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسری بار خلعت نبوت سے آراستہ کر کے کسی اور جگہ بھیجا جائے۔ نہیں ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بعثت ہی ایسی کافی وشافی تھی کہ وہ قیامت تک قائم و دائم رہے گی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کا آفتاب رہتی دنیا تک تاباں و درخشاں رہے گا۔ نہ وہ کبھی غروب ہوگا، نہ اس کے بعد دوبارہ سلسلہ نبوت جاری کرنے کی ضرورت لاحق ہوگی۔

لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی کی حیثیت سے دنیا میں دوبارہ آنا مجانب اللہ مقدر تھا، چنانچہ ایک دفعہ چھٹی صدی مسیحی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم محمد کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں مبعوث ہوئے اور دوسری بار انیسویں صدی مسیحی کے آخر اور چودھویں صدی ہجری کے اوائل میں، قادیان (ضلع گورداسپور، مشرقی پنجاب) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا۔ لیکن یہ دوسری دفعہ بعثت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی شکل میں نہیں ہوئی بلکہ اس بار مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ آپ کے اسی ظہور کو مرزا غلام احمد قادیانی کی "خاص اصطلاح" میں "ظل" اور "بروز" کہا جاتا ہے۔

اس عقیدے کی بناء پر مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہونے کی وجہ سے بعینہ "محمد رسول اللہ" ہیں ان کا وجود بعینہ محمد رسول اللہ کا وجود ہے اور ان کی آمد بعینہ محمد رسول اللہ کی آمد ہے۔ فرق ہے تو صرف یہ کہ پہلی تشریف آوری میں آپ محمد تھے (صلی اللہ علیہ وسلم) اور دوسری میں آپ کا نام غلام احمد (قادیانی اصطلاح میں صرف احمد) ہے۔ پہلی بعثت مکہ میں ہوئی تھی اور دوسری قادیان میں، پہلی بعثت جلالی تھی اور دوسری جمالی۔

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل حوالے ملاحظہ فرمائیں:

1- "غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو بعثت مقدر تھے ایک بعثت تکمیل ہدایت کے لیے دوسری بعثت تکمیل اشاعت ہدایت کے لیے۔" (تحفہ گولڑویہ ص 99 مندرجہ روحانی خزائن ص 260 ج 17)

2- "پھر اس پر بھی تو غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو امیوں یعنی مکہ والوں میں رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اسی طرح ایک اور قوم میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا جائے گا، جو ابھی تک دنیا میں پیدا نہیں کی گئی۔ لیکن چونکہ یہ قانون قدرت کے خلاف ہے کہ ایک شخص جب فوت ہو جاوے تو

اسے پھر دنیا میں لایا جاوے..... پس یہ وعدہ اس صورت میں پورا ہو سکتا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانی کے لیے ایک ایسے شخص کو چنا جاوے جس نے آپ کے کمالات نبوت سے پورا حصہ لیا ہو اور جو حسن اور احسان اور ہدایت خلق اللہ میں آپ کا مشابہ ہو۔ اور آپ کی اتباع میں اس قدر آگے نکل گیا ہو کہ بس آپ کی ایک زندہ تصویر بن جائے تو ہمارا رب ایسے شخص کا دنیا میں آنا خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا میں آنا ہے اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں رہی۔ حتی کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اتارا۔ ۔۔(کلمۃ الفصل ص 105،104 مندرجہ ریویو آف ریلیجنز مارچ اپریل 1915ء)

3- "پس وہ جس نے مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو وجودوں کے رنگ میں لیا اس نے مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی مخالفت کی، کیونکہ مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کہتا ہے صار وجودی وجودہ۔ (میرا وجود آپ ہی کا وجود بن گیا ہے۔) اور جس نے مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اور نبی کریم میں تفریق کی اس نے بھی مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف قدم مارا، کیونکہ مسیح موعود صاف فرماتا ہے کہ من فرق بینی و بین المصطفی فما عرفنی و مارانی (جس نے میرے اور مصطفےٰ کے درمیان فرق کیا اس نے مجھے نہ دیکھا اور نہ پہچانا) (دیکھو خطبہ الہامیہ ص 171 خزائن ص 258 ج 16) اور وہ جس نے مسیح موعود کی بعثت کو نبی کریم کی بعثت ثانی نہ جانا اس نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا کیونکہ قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ محمد رسول اللہ ایک دفعہ پھر دنیا میں آئیں گے۔" (کلمۃ الفصل ص 105 مرزا بشیر احمد)

ان حوالوں سے واضح ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں ہیں اور یہ کہ آپ کی دوسری بعثت قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ہوئی۔

قادیانی بعثت کے آثار و نتائج

"محمد رسول اللہ، کا دنیا میں دوبارہ آنا (پھر قادیان میں مبعوث ہو کر مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ظاہر ہونا) اپنے جلوؤں میں اور بھی چند ایک عقائد رکھتا ہے، جن کے مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کے لوگ قائل ہیں۔ ان سے پہلے دنیا کا کوئی مسلمان اس کا قائل نہ تھا نہ اب ہے، بلکہ تمام امت مسلمہ ان عقائد کو کفر صریح سمجھتی رہی ہے۔

عقیدہ (1): خاتم النبیین کے بعد عام گمراہی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کی خاتمیت کا تقاضا ہے کہ آپ کا لایا ہوا دین برحق دنیا تک قائم و دائم رہے۔ نہ آپ کی لائی ہوئی کتاب ہدایت دنیا سے مفقود ہو اور نہ آپ کی امت کبھی گمراہی پر جمع ہو جیسا کہ نصوص قطعیہ سے ثابت ہے مرزا غلام احمد قادیانی "محمد رسول اللہ کی بعثت ثانیہ" کا روپ دھارنے کے لیے یہ نظریہ

ایجاد کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں جو ہدایت لے کر آئے تھے وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بعثت ثانیہ کا دور (1301ھ) شروع ہونے سے پہلے یکسر مٹ چکی تھی دنیا میں چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا زمین میں نہ دین تھا نہ ایمان تھا نہ ہدایت تھی نہ کتاب ہدایت تھی اور یہ سب کچھ دنیا کو مرزا غلام احمد قادیانی کے بدولت دوبارہ نصیب ہوا مختصر یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا بعثت ثانیہ کا عقیدہ تب ممکن ہے جب کہ پہلے یہ عقیدہ رکھا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کی بعثت کا نور بجھ چکا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت کا چراغ گل ہو چکا تھا اس آفتاب رسالت کے ہوتے بھی دنیا میں عام تاریکی پھیل چکی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی پوری کی پوری دنیا گمراہ ہو چکی تھی یہ عقیدہ کیسا ہے یا غلط؟ سچا ہے یا جھوٹا؟ اس کا فیصلہ بھی آپ عقل خداداد سے خود ہی کیجئے، میں صرف یہ عرض کروں گا کہ یہ عقیدہ بھی کسی زمانے میں کسی مسلمان کا نہیں رہا نہ ہو سکتا ہے، البتہ مرزا غلام احمد قادیانی یہی عقیدہ رکھتے تھے اور وہ اسی عقیدہ کی تلقین اپنی جماعت کو بھی کرتے رہے۔ کیونکہ یہی عقیدہ ان کے "مثیل وبروز" کی عمارت کا بنیادی پتھر ہے، چند حوالے ملاحظہ فرمایئے:

1- "آیت انا علی ذھاب بہ لقادرون میں 1857ء کی طرف اشارہ ہے۔۔۔۔ جس کی نسبت خدائے تعالیٰ آیت موصوفہ بالا میں فرماتا ہے کہ جب وہ زمانہ آئے گا تو قرآن زمین پر سے اٹھا لیا جائے گا سو ایسا ہی 1857ء میں مسلمانوں کی حالت ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ قرآنی تعلیم ایسے لوگوں کے دلوں سے مٹ گئی ہے کہ گویا قرآن آسمان پر اٹھا لیا گیا ہے، وہ ایمان جو قرآن نے سکھلایا تھا اس سے لوگ بے خبر ہیں، وہ عرفان جو قرآن نے بخشا تھا اس سے لوگ غافل ہو گئے ہیں۔ ہاں یہ سچ ہے کہ قرآن پڑھتے ہیں مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا، انہی معنوں سے کہا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا۔ پھر انہی حدیثوں میں لکھا ہے کہ پھر دوبارہ قرآن کو زمین پر لانے والا ایک مرد فارسی الاصل ہوگا (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی۔ ناقل)۔۔۔۔۔ یہ حدیث در حقیقت اسی زمانہ کی طرف اشارہ کرتی ہے جو آیت انا علی ذھاب بہ لقادرون میں اشارۃً بیان کیا گیا ہے۔"

(ازالہ خورد قادیان ص722 ص727 روحانی خزائن حاشیہ ص489 تا492 ج3)

2- "مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اس زمانہ میں مبعوث کیا گیا جب دنیا میں چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا اور بحر وبر میں ایک طوفان عظیم برپا ہو رہا تھا، مسلمان جن کو خیر الامت کا خطاب ملا تھا نبی عربی کی تعلیم سے کوسوں دور جا پڑے تھے۔۔۔۔ تب یکایک آسمان پر سے ظلمت کا پردہ پھٹا اور خدا کا ایک نبی (مرزا غلام احمد قادیانی) فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے زمین پر اترا۔" (کلمۃ الفصل ص101,100 از مرزا بشیر احمد)

3- "ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی، مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے اسی لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ کو بروزی طور پر (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں) دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے۔" (کلمۃ الفصل ص173)

الغرض دوسرے بعثت کے عقیدہ سے پہلے یہ عقیدہ ضروری ٹھہرا کہ رسالت محمدی کا آفتاب دنیا کے مطلع سے ڈوب

چکا تھا اس کی کوئی روشنی باقی نہ تھی نہ ایمان تھا نہ اسلام تھا نہ قرآن تھا چاروں طرف بس اندھیرا ہی اندھیرا تھا سو سب کچھ مرزا غلام احمد قادیانی کی بعثت کے طفیل دوبارہ ملا۔

عقیدہ (2): پہلی اور دوسری بعثت کا الگ الگ دور ہونا

جب مرزا غلام احمد قادیانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو الگ الگ بعثتیں ذکر کیں، ایک کی بعثت بشکل محمد اور دوسری قادیانی بعثت بشکل مرزا غلام احمد قادیانی، تو لامحالہ ان دونوں بعثتوں کا دور بھی الگ الگ ہوگا۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ ہے کہ چودھویں صدی سے دوسری بعثت کا دور شروع ہوتا ہے اور یہ کہ تیرھویں صدی کے آخر میں پہلی بعثت کی تمام برکات ختم ہوگئی تھیں، حتیٰ کہ قرآن، ایمان اور اسلام بھی بجھ کر رہ چکا تھا اور یہ سب کچھ امت کو دوسری بعثت کے دم قدم سے دوبارہ نصیب ہوا۔ اس سے از خود یہ نتیجہ نکل آتا ہے کہ تیرھویں صدی پر پہلی بعثت کا دور ختم ہو چکا اور اب چودھویں صدی سے قادیانی بعثت کا دور شروع ہوتا ہے۔ لہٰذا انسانیت کی نجات و فلاح کے لیے پہلی بعثت کالعدم قرار پائی ہے۔ اور اسلام کا صرف وہی ایڈیشن معتبر، قابل عمل اور موجب نجات ٹھہرتا ہے جس پر قادیانی بعثت کی مہر ہو۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ: "خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے الگ رہے گا وہ کاٹا جاوے گا۔" (مجموعہ اشتہارات ص 416 ج 2 طبع لندن) پھر ایک حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا الہام ہے جو آپ نے اپنے اشتہار معیار الاخیار مورخہ 25 مئی 1900ء صفحہ 8 پر درج کیا ہے اور وہ یہ ہے: "جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔" (تذکرہ ص 33، مجموعہ اشتہارات ص 275 ج 3)

خلاصہ یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دو بعثتوں والے عقیدہ کا ایک اہم ترین نتیجہ یہ ہے کہ تیرھویں صدی کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت پر ایمان لانا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی پیروی کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات و ارشادات پر عمل کرنا موجب نجات نہیں، بلکہ یہ ساری چیزیں کالعدم اور بے کار ہیں جب تک کہ مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان نہ لایا جائے۔ کیونکہ تیرھویں صدی کے بعد محمدی رسالت و نبوت کا دور نہیں رہا، بلکہ قادیانی رسالت و نبوت کا دور شروع ہو چکا ہے اور اس دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کرنے والوں کی بھی وہی حیثیت ہوگی جو رسالت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی شریعت پر عمل کرنے والوں کی ہے۔ یعنی مرزا بشیر احمد کے الفاظ میں: "ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ علیہ السلام کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا، یا عیسیٰ کو تو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا، اور یا محمدؐ کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

(کلمۃ الفصل ص 110 از مرزا بشیر احمد)

یہ تو قادیانی عقیدہ ہوا، اس کے برعکس اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ رسالت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دور تیرھویں صدی تک محدود نہیں، بلکہ قیامت تک ہے، اس لیے ایمان و کفر کا معیار آج بھی وہی ہے، جو چودھویں صدی سے پہلے

تھا، اور یہی معیار قیامت تک قائم رہے گا۔ اب اہل عقل کو غور کرنا چاہیے کہ کیا قادیانی عقیدے کے مطابق رسالت محمدیہ (یا مرزا غلام احمد قادیانی کی اصطلاح میں پہلی بعثت) منسوخ اور کالعدم ہو جاتی ہے یا نہیں؟

عقیدہ (3): جامع کمالات محمدیہ

جب مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کا مظہر ہونے کی بنا پر عین "محمد رسول اللہ" بن گئے ہیں تو یہ عقیدہ بھی لازم ٹھہرا کہ وہ تمام اوصاف و کمالات جو پہلی بعثت میں حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی میں پائے جاتے تھے وہ اب بروزی رنگ میں، پورے کے پورے جناب مرزا غلام احمد قادیانی کے نام رجسٹرڈ ہو چکے ہیں۔ جو منصب و مقام کی تیرھویں صدی تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص تھا وہ اب مرزا غلام احمد قادیانی کو تفویض کیا جا چکا ہے، اور جس مسند رسالت پر پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے، اب اس پر مرزا غلام احمد قادیانی رونق افروز ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت اس عقیدے کا بھی برملا اظہار کرتی ہے، ان کے بے شمار حوالوں میں سے چند حوالے درج ذیل ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں: "جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی، مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔"

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ، خزائن ص 212 ج 18)

دوسری جگہ لکھتے ہیں: "مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا، مگر بروزی صورت میں میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا، پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی، محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ) (روحانی خزائن ص 216 ج 18)

ان حوالوں سے قادیانی عقیدہ کا منشا بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ ان کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی کے "عین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" ہونے کے معنی یہ ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات حاصل ہیں اور چودھویں صدی سے "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کی مسند رسالت پر مرزا غلام احمد قادیانی متمکن ہیں۔ کیا کوئی مسلمان ایک لمحہ کے لیے بھی اس عقیدہ کو تسلیم کر سکتا ہے؟

خصوصیات نبوی اور مرزا غلام احمد قادیانی

اور یہ تو صرف اجمالی عقیدہ تھا کہ "مرزا غلام احمد قادیانی عین محمد ہیں"، اس لیے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام، کام، مقام و منصب، شرف و مرتبہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و کمالات نبوت سبھی کچھ حاصل ہیں، جو کچھ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اب "بعثت ثانیہ" کے طفیل وہ سب کچھ مرزا غلام احمد قادیانی کے

پاس ہے۔ آیئے اب یہ دیکھیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت نے بعثت ثانیہ کے پردے میں مرزا غلام احمد قادیانی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات وخصوصیات کس فیاضی سے عطا کیے ہیں۔

عقیدہ (1) قرآنی عقیدہ یہ ہے کہ آیت محمد رسول اللہ والذین معہ کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مگر قادیانی عقیدہ یہ ہے کہ یہ آیت مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کی تعریف میں صحیفہ میں نازل ہوئی۔ (تذکرہ طبع دوم ص 97)

عقیدہ (2) قرآنی عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانیت کا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ مگر قادیانی عقیدہ ہے کہ "چودھویں صدی سے تمام انسانیت کا رسول مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔" (تذکرہ ص 360) مرزا بشیر احمد قادیانی ایم اے لکھتے ہیں: "ان سب لوگوں کا (یعنی انبیاء سابقین کا) کام خصوصیات زمانی اور مکانی کی وجہ سے ایک تنگ دائرہ میں محدود تھا۔ لیکن مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی)، چونکہ تمام دنیا کی ہدایت کے لیے مبعوث کیا گیا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسے ہرگز نبوت کا خلعت نہیں پہنایا جب تک اس نے نبی کریم کی اتباع میں کمال کر کے آپ کے تمام کمالات کو حاصل نہ کر لیا۔" (کلمۃ الفصل ص 114 از مرزا بشیر احمد)

عقیدہ (3) قرآنی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، اور قادیانی عقیدے کے مطابق اب یہ منصب بروزی طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

1- "میں بار بار بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ، خزائن ص 212 ج 18)

2- "میں چونکہ میں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں، مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے، بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پا کر اور اسی میں ہو کر اور اسی کا مظہر بن کر آیا ہوں۔"

(نزول المسیح ص 2 خزائن ص 380-381 ج 18)

3- "ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول (مرزا غلام احمد قادیانی) کو قبول نہ کیا، مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا، میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں، بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے، کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔" (کشتی نوح ص 56 خزائن ص 61 ج 19)

عقیدہ (4) قرآن کریم کے مطابق صاحب کوثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور قادیانی عقیدہ یہ ہے کہ آیت انا اعطینٰک الکوثر مرزا غلام احمد قادیانی کے حق میں ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص 102 خزائن ص 102 ج 22)

عقیدہ (5) قرآنی عقیدہ ہے کہ صاحب اسراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، مگر قادیانی عقیدہ ہے

کہ صاحب اسراء بھی مرزا غلام احمد قادیانی ہیں کیونکہ آیت ”سُبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ“ ان پر نازل ہوئی ہے۔
(تذکرہ صفحہ 91 طبع دوم طبع سوم صفحہ 79)

عقیدہ(6) قرآنی عقیدہ ہے کہ لقب یٰسین کا اطلاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص ہے، مگر قادیانی عقیدہ ہے کہ یہ منصب مرزا غلام احمد قادیانی کو حاصل ہے۔ (تذکرہ صفحہ 170 طبع دوم، طبع سوم ص 395)

عقیدہ(7) قرآنی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، مگر قادیانی عقیدہ ہے کہ ”خدا عرش پر مرزا غلام احمد قادیانی کی تعریف کرتا ہے اور اس پر درود بھیجتا ہے۔“
(تذکرہ ص 659، اربعین نمبر 2 ص 15،3 خزائن ص 349 ج 17)

عقیدہ(8) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود گرامی باعث تخلیق کائنات ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود نہ ہوتا تو کائنات وجود میں نہ آتی لیکن قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ کائنات صرف مرزا غلام احمد قادیانی کی خاطر پیدا کی گئی ہے، وہ نہ ہوتے تو آسمان و زمین وجود میں آتے، نہ کوئی نبی و ولی پیدا ہوتا چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک یعنی اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان کو پیدا نہ کرتا۔
(حقیقۃ الوحی ص 99، مندرجہ روحانی خزائن ص 102 ج 22)

عقیدہ(9) اسلامی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل البشر اور سیّد الانبیاء ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ تمام انبیاء کرام سے اعلیٰ وارفع ہے، لیکن قادیانی عقیدہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام ہے: ”آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔“ (حقیقۃ الوحی ص 89، خزائن ص 92 ج 22) اور اسی بناء پر مرزا غلام احمد قادیانی یہ ترانہ گاتا ہے:

”انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم زکسے
آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین“

(نزول المسیح ص 99، 100 خزائن ص 477-478 ج 17)

(ترجمہ: انبیاء اگرچہ بہت ہوئے ہیں، مگر میں عرفان میں کسی سے کم نہیں ہوں، جو جام کہ ہر نبی کو دیا گیا ہے، وہ مجھے پورے کا پورا دے دیا گیا ہے، میں از روئے یقین ان میں سے کسی سے کم نہیں ہوں، جو شخص جھوٹ کہے وہ لعنتی ہے۔)

اور اسی بناء پر مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ ہے:

عقیدہ(10) اسلامی عقیدہ ہے کہ صاحب مقام محمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور قادیانیوں کے نزدیک مقام محمود مرزا غلام احمد قادیانی کو عطا ہوا ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام ہے: عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ 102 مندرجہ روحانی خزائن ص 105 ج 22)

عقیدہ(11) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی پیروی کرتے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد از نزول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں گے اور قادیانیوں کے نزدیک اب یہ مرتبہ مرزا غلام احمد قادیانی کو حاصل ہے۔ "الفضل" لکھتا ہے۔ "حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے مرتبہ کی نسبت مولانا (محمد احسن امروہوی قادیانی)...... لکھتے ہیں کہ پہلے انبیاء اولوالعزم میں بھی اس عظمت شان کا کوئی شخص نہیں گزرا۔ حدیث میں تو ہے کہ اگر موسیٰ و عیسیٰ زندہ ہوتے تو آنحضرتؐ کے اتباع کے بغیر ان کو چارہ نہ ہوتا (حدیث میں حضرت موسیٰ کا نام مذکور ہے حضرت عیسیٰ کا نہیں، کیونکہ وہ تو زندہ ہیں اور آپ کی پیروی بھی کریں گے۔ناقل) مگر میں کہتا ہوں کہ مسیح موعود کے وقت میں بھی موسیٰ و عیسیٰ ہوتے تو مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی ضرور اتباع کرنی پڑتی۔"

(اخبار الفضل 18 مارچ 1916ء بحوالہ قادیانی مذہب ص 325)

عقیدہ(12) قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو "امت کی مائیں" فرمایا ہے: وازواجہ امھاتھم (الاحزاب) لیکن قادیانی مذہب میں یہ لقب مرزا غلام احمد قادیانی کی اہلیہ کو مل سکتا ہے۔

عقیدہ(13) مسلمانوں کے نزدیک محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا قرآن معجزہ ہے۔ اور قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی کی وحی کے علاوہ ان کی تصنیف اعجاز احمدی، اعجاز المسیح اور خطبہ الہامیہ بھی معجزہ ہے۔ اس تفصیل سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص کمالات میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت نے مرزا غلام احمد قادیانی پر چسپاں نہ کر دیا ہو۔ کیوں؟ اس لیے کہ مرزا غلام احمد قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کا مظہر ہونے کی وجہ سے اب چودھویں صدی کے محمد رسول اللہ ہیں۔

عقیدہ(14) یہی وجہ ہے کہ مسلمان تو جب کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں تو "محمد رسول اللہ" سے ان کی مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہوتی ہے۔ لیکن قادیانی جب یہی کلمہ پڑھتے ہیں تو "محمد رسول اللہ" سے صرف بعثت اولیٰ کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد نہیں ہوتے بلکہ دوسری بعثت قادیانی بعثت کے محمد رسول اللہ یعنی مرزا غلام احمد قادیانی بھی مراد ہوتے ہیں۔ اور یہ الزام نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی بعثت ثانیہ کا منطقی نتیجہ ہے۔ چنانچہ مرزا بشیر احمد قادیانی ایم اے لکھتا ہے:

"علاوہ اس کے اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی وبین المصطفی فما عرفنی وما رای اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیۂ آخرین منھم سے ظاہر ہے۔

پس مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

(کلمۃ الفصل ص158 از مرزا بشیر احمد)

عقیدہ (15) چونکہ مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قادیان میں دوبارہ آنے کے قائل نہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ تسلیم نہیں کرتے اس لیے قادیانیوں کے نزدیک وہ قادیانی کلمہ کے منکر ہونے کی وجہ سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتے ہیں:

"اب معاملہ صاف ہے۔ اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے۔ اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے آپ کا انکار کفر نہ ہو۔"

(کلمۃ الفصل ص146-147 از مرزا بشیر احمد)

مکی بعثت پر قادیانی بعثت کی فضیلت

گزشتہ سطور میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ قادیانی عقیدہ کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ ظہور قادیاں ضلع گورداسپور میں ہوا۔ اس لیے مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں نے "مسیح موعود محمد است وعین محمد است" کا نعرہ بڑی شدت سے لگایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اوصاف و کمالات مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف منتقل کر دیے۔ اس پر جماعت کے اخبارات و رسائل میں بڑے ہنگامہ خیز مضامین شائع ہوتے رہے۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی کی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ والی بعثت سے افضل ہے کیونکہ اس بعثت میں کچھ مزید ایسے خصوصی کمالات وفضائل بھی پائے جاتے ہیں، جو مکہ والی محمدی بعثت میں نہیں تھے۔ اس سلسلہ میں قادیانیوں کے درج ذیل عقائد ملاحظہ کریں:

عقیدہ(1) تین ہزار اور تین لاکھ کا فرق:

"تین ہزار معجزات ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے۔" (تحفہ گولڑویہ ص 63 خزائن ص 153 جلد 17)

"میری تائید میں اس (خدا) نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ ..... اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص 67 روحانی خزائن ص 70 جلد 22)

عقیدہ(2) ذہنی ارتقاء:

"حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں بلکہ وہی ہے اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر بھی کافر نہیں، کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کفر ہو، مگر دوسری بعثت میں۔ جس میں بقول مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کفر نہ ہو (اور پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شریعت نبی ہوں، اور دوسری میں صاحب شریعت نہ ہوں۔ ناقل)۔" (کلمۃ الفصل 147,146 از مرزا بشیر احمد)

عقیدہ(3) آگے سے بڑھ کر:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر جلد نمبر 2 نمبر 43 مورخہ 25 اکتوبر 1906ء)

قاضی اکمل قادیانی، مرزا غلام احمد قادیانی کا پرجوش مرید تھا اس نے یہ نظم لکھ کر اور خوشنما کی شکل میں فریم کروا کر مرزا غلام احمد قادیانی کی خدمت میں پیش کی، مرزا غلام احمد قادیانی اس پر بے حد خوش ہوا اور اسے بہت سی دعا ئیں دیں، بعد ازاں اسے گھر لے گئے، مقابلاً ان کی دیوار کی زینت بنی ہوگی، قادیان کے اخبار بدر میں بھی اس کو شائع کیا گیا۔

عقیدہ(4) استاد، شاگرد:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معلم ہیں اور مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی ایک شاگرد، شاگرد خواہ استاذ کے علوم کا وارث پورے طور پر بھی ہو جائے، یا بعض صورتوں میں بڑھ بھی جائے۔ استاذ بہر حال استاذ رہتا ہے، اور شاگرد

شاگردی۔۔۔(تقریر میاں محمود، مندرجہ الحکم قادیان 28 اپریل 1914ء)

عقیدہ (5)

قرآن کریم کی کسی آیت یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث میں یہ مضمون نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹے جیسا کہا ہو لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کو یہ شرف حاصل ہے کہ خدا ان سے فرماتا ہے: انت منی بمنزلة ولدی انت منی بمنزلة اولادی "یعنی تو مجھ سے بمنزلہ میرے بیٹے کے ہے، تو مجھ سے بمنزلہ میری اولاد کے ہے۔" (تذکرہ صفحہ نمبر 436)

عقیدہ (6)

قرآن کریم کی کسی آیت یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث میں یہ مضمون بھی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے "کن فیکون" کی طاقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی ہو، لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے "کن فیکون" کے اختیارات ان کو عطا فرمائے ہیں چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کو الہام ہے: "اے مرزا! تیری شان یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو تو اس سے کہہ دے کہ ہو جا، پس وہ ہو جائے گی۔" (تذکرہ ص 525)

عقیدہ (7)

مرزا غلام احمد قادیانی کو ان کے الہامات میں اور بھی بہت سی صفات عطا کی گئی ہیں، جو اسلامی لٹریچر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں کی گئیں مثلاً:

تیرا "اعلیٰ" نام ہے۔ (تذکرہ ص 338)

تو میری مراد ہے۔ (تذکرہ ص 83)

تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔ (تذکرہ ص 426)

تو بمنزلہ میرے بروز کے ہے۔ (تذکرہ ص 596)

تو بمنزلہ میری توحید و تفرید کے ہے۔ (تذکرہ ص 381)

تو بمنزلہ میری روح کے ہے۔ (تذکرہ ص 741)

تو بمنزلہ میرے مکان کے ہے۔ (تذکرہ ص 747)

تو مجھ میں سے ہے اور تیرا بھید میرا بھید ہے۔ (تذکرہ ص 207)

ہم نے تجھ کو زیادہ دیا اور تیرے رب کی رحمت کے خزانے دے دیے۔ (تذکرہ ص 376)

[redacted]

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے دعووں کی بنیاد "فنا فی الرسول" پر اٹھائی۔ اس سے ترقی کرکے "ظل و بروز" کی وادی میں قدم رکھا۔ ظل و بروز سے آگے بڑھے تو حریم نبوت میں پہنچ گئے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٔ نبوت کا جواز پیدا کرنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کا نظریہ ایجاد کیا، یوں رفتہ رفتہ وہ بعینہٖ "محمد رسول اللہ" بن گئے، قرآن بھی قادیان کے قریب ہی اتر آیا۔ (انا انزلناہ قریبا من القادیان۔ تذکرہ ص 76) اور پھر اس بعثت ثانیہ کے عقیدے سے جو نتائج ابھرے ان کا بہت ہی مختصر سا خاکہ آپ کے سامنے پیش کیا جاچکا ہے، یعنی خاتم کمالات مرزا غلام احمد قادیانی رحمۃ للعالمین بھی ہوئے، سید الرسل بھی، باعث تخلیق کائنات بھی، معراج مطلق بھی، معارج ساجات بھی اور بالآخر کلمہ طیبہ میں بھی محمد رسول اللہ سے مرزا غلام احمد قادیانی مراد لیا گیا۔

ادھر مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی بعثت کو روحانیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے اقویٰ اور اکمل اور اشد بتایا، اپنے معجزات، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے سوگنا زیادہ بیان کیے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کو ہلال اور اپنے دور کو بدر کامل ٹھہرایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کو ترقیات کی ابتداء اور اپنے دور کو ترقیات روحانی کی انتہا قرار دیا اور ان کے مریدان کے سامنے یہ ترانہ گاتے رہے۔

"محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں"

اور مرزا غلام احمد قادیانی نے اس جیسے نعروں کی بھی تحسین اور حوصلہ افزائی فرمائی، جس کے نتیجے میں مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت کے بلند افراد نے رہی سہی کسر بھی پوری کردی، اور آگے بڑھ کر مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاتھ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت ہی کرادی۔

یہ تمام تفصیل...... نہایت اختصار کے ساتھ...... آپ گزشتہ سطور میں پڑھ چکے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت نے ایک صدی میں ان عقائد پر جو دفتر کے دفتر تصنیف کیے ہیں یہ چند صفحات اس سمندر کا ایک قطرہ ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ ان سطور کو پڑھ کر ہمارے وہ بھائی جو جناب مرزا غلام احمد قادیانی کے رشتہ عقیدت میں منسلک ہیں، ان سے کیا تاثر لیں گے؟ لیکن میں ان کو صرف ایک سوال پر غور کرنے کی دعوت دوں گا کہ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی کی آمد سے پہلے تک تیرہ صدیوں کے مسلمانوں کے یہی عقائد تھے جو مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کے اکابر کے حوالے سے میں اوپر درج کرچکا ہوں۔ بہت موٹی سی بات ہے جس کے سمجھنے کے لیے دقیق فہم و فکر کی ضرورت نہیں کہ کیا ابوبکر و عمر و عثمان و علی (رضوان اللہ علیہم) بھی یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ قادیان میں مبعوث ہوں گے؟ کیا ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ

میں سے کسی سے یہ عقیدہ منقول ہے؟ کیا تابعین اور ائمہ دین میں سے کوئی اس کا قائل تھا؟ جیسا کہ اوپر عرض کر چکا ہوں خود مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت کے ترجمان "الفضل" کو اقرار ہے کہ "مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے کسی مسلمان نے یہ نظریہ کبھی پیش نہیں کیا"...... اور واقعہ بھی یہی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے کوئی صحابی تابعی، کوئی امام مجدد اس عقیدہ سے آشنا نہیں تھا...... اور پھر اس عقیدے سے جو عقائد پیدا ہوتے ان کے بارے میں بھی آپ سن چکے ہیں کہ امت میں کوئی شخص ان کا قائل نہیں تھا......

ہمارے بھائی اگر صرف اسی سوال پر عقل و انصاف سے غور کریں تو انہیں یہ احساس ہوگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ان عقائد کو اپنا کر "سبیل المومنین" پر قائم نہیں رہے۔ ادھر قرآن کریم کا اعلان ہے کہ "جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے اور "سبیل المومنین" کو چھوڑ کر کسی اور راستے پر چل نکلے تو دنیا میں وہ جو کچھ کرتا ہے ہم اسے کرنے دیں گے، اور اسے جہنم میں داخل کریں گے"۔ اس لیے مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام عقیدت مندوں سے گزارش کروں گا کہ اگر انہوں نے واقعی اللہ و رسول کی رضامندی کی خاطر مرزا غلام احمد قادیانی کا دامن پکڑا ہے جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے...... تو مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد و نظریات معلوم ہو جانے کے بعد ان پر یہ بات واضح ہو گئی ہو گی کہ انہوں نے اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی کے لیے جو راستہ اختیار کیا ہے، وہ کعبہ کو نہیں بلکہ کسی اور ہی طرف کو جاتا ہے، وہ "سبیل المومنین" (اہل ایمان کا راستہ) نہیں، بلکہ یہ اہل ایمان کے راستے سے الٹی سمت کو جاتا ہے۔

■ دوسری بات جس پر ہمارے بھائیوں کو غور کرنا چاہیے یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ عقیدہ کہ وہ عین محمد ہیں۔ عقل و دانش کی میزان میں کیا وزن رکھتا ہے؟

اگر مرزا غلام احمد قادیانی عین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو سوال ہوگا کہ:

-1 مرزا غلام مرتضیٰ کے نطفے سے کون پیدا ہوا؟
-2 چراغ بی بی کے پیٹ میں کون تھا؟
-3 جنت بی بی کس کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئی؟
-4 بچپن میں چڑیوں کا شکار کون کرتا تھا؟
-5 گل علی شاہ (شیعہ) کی شاگردی کس نے کی تھی؟
-6 سیالکوٹ کچہری میں گورنمنٹ برطانیہ کا نوکر کون تھا؟
-7 انگریزی عدالتوں میں "مرجا غلام احمد" (یعنی مرزا حاضر ہو) کی آوازیں کس کو دی جاتی تھیں؟
-8 قانون انگریزی کی تیاری کس نے کی اور اس میں فیل کون ہوا؟
-9 محترمہ حرمت بی بی کو طلاق کس نے دی؟

-10 مرزا سلطان احمد اور فضل احمد کو عاق کس نے کیا؟
-11 محمدی بیگم کا اسیر زلف کون ہوا؟
-12 اس سے نکاح کی پیشگوئی کس نے کی؟
-13 اس پیش گوئی کو اپنے صدق و کذب کا معیار کس نے ٹھہرایا؟
-14 اور پھر اس سے وصل میں ناکام کون مرا؟
-15 نصرت جہاں بیگم کا شوہر کون تھا؟
-16 مرزا محمود احمد، مرزا بشیر احمد کا باپ کون تھا۔

اور دوسری طرف اگر مرزا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی ذات کے دو نام ہیں تو

-1 حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کا داماد کون تھا۔
-2 حضرت عائشہؓ و حفصہؓ کا شوہر کون تھا؟
-3 حضرت عثمانؓ اور علیؓ کس کے داماد تھے؟
-4 حضرت فاطمہؓ، زینبؓ، رقیہؓ، ام کلثومؓ کس کی صاحبزادیاں تھیں؟
-5 حسنؓ و حسینؓ کس کے نواسے تھے؟
-6 بدر و حنین کے معرکے کس نے سر کیے؟
-7 شب معراج میں انبیاء کرام علیہم السلام کا امام کون تھا؟
-8 قیصر و کسریٰ کی گردنیں کس کے غلاموں کے سامنے جھکیں؟......وغیرہ وغیرہ۔

کیا پہلے سوالوں کے جواب میں "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کا اور دوسرے سوالوں کے جواب میں مرزا غلام احمد قادیانی کا نام لے سکتے ہو؟ "محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں" کے ترانے گانے والے ہمارے بھٹکے ہوئے بھائی! خدا کے لیے ذرا سوچو کہ تم نے "محمد رسول اللہ" کو قادیان میں دوبارہ اتار کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا انصاف کیا؟ اللہ نے عقل و فہم تمہیں بھی عطا فرمائی ہے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے میں محمد ہونے کو عقل و خرد کے ترازو میں تولو اور دیکھو کہ تم نے کس کا تاج کس کے سر پر رکھ دیا ہے؟ کس کی دولت کس کے حوالہ کر دی ہے؟ آخر کیا کر رہے "محمد رسول اللہ" میں معاذ اللہ تمہیں کیا نقص نظر آیا تھا کہ تم نے ان سے بڑھ کر شان والا "محمد رسول اللہ" قادیان میں اتار لیا؟

ہمارے بھائیوں کو اس پر بھی غور کرنا چاہیے کہ دنیا کی بہت سی قوموں کو اسی "بروز" اور "عینیت" کے عقیدوں نے برباد کیا ہے، عیسائی قوم کی مثال تمہارے سامنے ہے کہ انہوں نے کس طرح خدا کو انسانی مظہر میں اتار کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا بنایا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام شکم مادر سے پیدا ہوئے، وہ اور ان کی والدہ انسانی

احتیاج کے تمام تقاضے رکھتی تھیں، اس کھلی ہوئی جہالت کے خلاف عیسائیوں نے "مسیح عین خدا ہے" کا دعویٰ کر ڈالا اور وہ "تین ایک، ایک تین" کے جال میں ایسے پھنسے کہ اس پر پادری مذہب کی پوری عمارت تعمیر کر ڈالی کاش ہمارے بھائیوں نے اس سے عبرت لی ہوتی اور اسلام جن غلط نظریات کو مٹانے کے لیے آیا تھا اسلام ہی کے نام پر ان غلطیوں کا اعادہ نہ کرتے، قادیانی یہ دعوے کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے عیسائی مذہب کی بنیادوں کو ہلا ڈالا حالانکہ اگر عقل سے کام لیا جائے تو نظر آئے گا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے "مرزا عین محمد ہے" کا نظریہ ایجاد کر کے عیسائیت کی بنیادوں کو اور مستحکم کر دیا ذرا سوچئے! اگر عیسائی یہ سوال کریں کہ "اگر مسیح موعود عین محمد ہو سکتا ہے تو مسیح ابن مریم عین خدا کیوں نہیں ہو سکتا؟" تو آپ کے پاس خاموشی کے سوا اس کا کیا جواب ہوگا۔ پھر اگر مرزا غلام احمد قادیانی "بروز محمد" ہونے کی وجہ سے "عین محمد ہیں تو وہ بروز خدا" ہونے کی وجہ سے "عین خدا" کیوں نہیں؟...... مرزا غلام احمد قادیانی کو صرف "بروز محمد" ہونے کا دعویٰ نہیں بلکہ "بروز خدا" ہونے کا بھی دعویٰ ہے۔ اب اگر ان کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا "بروز" ہونے کی وجہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مع تمام صفات و کمالات کے حاصل ہے حتیٰ کہ تمام مقام اور منصب و مرتبہ بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا حاصل ہو چکا ہے تو "بروز خدا" ہونے کی وجہ سے ان کو خدائی مع اپنے تمام صفات و کمالات کے کیوں حاصل نہیں؟

ہمارے بھولے ہوئے بھائیوں کو ایک اور نکتہ پر بھی غور کرنا چاہیے وہ یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو احساس تھا کہ ان کا دعویٰ نبوت آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کے منافی ہے، اس سے بچنے کے لیے انہوں نے "فنا فی الرسول" اور "ظل و بروز" کا راستہ اختیار کیا اور دعویٰ کیا کہ چونکہ وہ بروزی طور پر بعینہ محمد رسول اللہ کی بعثت ثانیہ کا مظہر ہیں اس لیے ان کے دعویٰ نبوت سے ختم نبوت کی مہر نہیں ٹوٹتی، ہاں اگر "محمد رسول اللہ" کی جگہ کوئی اور آتا تو ختم نبوت کی مہر ضرور ٹوٹ جاتی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے بروزی نظریہ پر جتنا غور کریں اس کی غلطی واضح ہوتی جائے گی، واقعہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی بروزی بعثت نے عقیدہ "توحید و رسالت" پر مہر تصدیق ثبت کر دی یا یوں کہا جائے کہ انہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قادیان میں (بشکل مرزا) دوبارہ اتار کر ایک "جدید عیسائیت" کی طرح ڈال دی۔

اسی بحث کا ایک اور پہلو بھی غور طلب ہے، عیسائیوں نے جب یہ دعویٰ کیا کہ "مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا ہے" تو انہیں حضرت مسیح کی والدہ کو معاذ اللہ خدا کے رشتہ زوجیت میں منسلک کرنا پڑا، اسی لیے قرآن کریم نے جہاں عقیدہ ولدیت کی نفی کی وہاں عقیدہ زوجیت کی بھی نفی فرمائی، انی یکون له ولد ولم تکن له صاحبة (الانعام: 101) اسی طرح جب مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں کہ وہ بروزی طور پر (معاذ اللہ بعینہ محمد رسول اللہ ہیں، اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر صفت اور ہر کمال انہیں بروزی طور پر حاصل ہے، تو اس کا بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بروزی طور پر (نعوذ باللہ) مرزا غلام احمد قادیانی سے منسوب ہیں، کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اس سے گندی گالی ہو سکتی ہے...... اور کوئی مسلمان جس کے دل میں ذرا

بھی شرم وحیا ہو وہ اس بدترین حملہ کو برداشت کرسکتا ہے؟

میں یہاں یہ وضاحت کردینا چاہتا ہوں کہ ازواج مطہرات کی قدر و منزلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس نبوت سے زیادہ نہیں، اگر ازواج مطہرات کے حق میں یہ دریدہ دہنی ناقابل برداشت ہے اور یہ بات سنتے ہی ایک باغیرت آدمی کی آنکھوں میں خون اتر آتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کو جو شخص اپنی طرف منسوب کرتا ہے اسے کیونکر برداشت کرلیا جائے۔

ایک ہے کسی شخص کا محض نبوت کا دعویٰ کرنا، اور ایک ہے بعینہٖ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت اور کمالات رسالت کا دعویٰ کرنا، دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد محض نبوت کا دعویٰ بھی کفر ہے، لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے صرف نبوت کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ ظل و بروز کی آڑ میں رسالت محمدیہ کو اپنی جانب منسوب کیا ہے، وہ کہتا ہے کہ میں نبی ہوں، مگر میری نبوت کوئی نئی نبوت نہیں، نہ میں کوئی نیا نبی ہوں، بلکہ بروزی طور پر بعینہٖ محمد رسول اللہ ہوں، جو پہلے مکہ میں مبعوث ہوا تھا اور اب قادیان میں دوبارہ اسی کا ظہور ہوا ہے۔۔۔۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت کا ترجمان روزنامہ "الفضل" لکھتا ہے:

"اے مسلمان کہلانے والو! اگر تم واقعی اسلام کا بول بالا چاہتے ہو اور باقی دنیا کو اپنی طرف بلاتے ہو تو پہلے خود سچے اسلام کی طرف آجاؤ، جو مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) میں ہو کر ملتا ہے۔ اسی کے طفیل آج بر و تقویٰ کی راہیں کھلتی ہیں، اسی کی پیروی سے انسان فلاح و نجات کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے، وہ وہی فخر الاولین و آخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعالمین بن کر آیا تھا اور اب اپنی تکمیل تبلیغ کے ذریعہ ثابت کرگیا کہ واقعی اس کی دعوت جمیع ممالک و ملل عالم کے لیے تھی۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔" (الفضل 26 ستمبر 1915ء)

اس لیے مرزا غلام احمد قادیانی کا جرم صرف یہی نہیں کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا، بلکہ اس سے بھی بدتر جرم یہ ہے کہ اس نے ظل و بروز کی منحوس اصطلاحوں کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر چیز کو اپنی طرف منسوب کرلیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ مطہرہ کا نام نامی "خدیجہ" تھا، مگر بے غیرتی اور بے حیائی کی حد ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے محمد رسول اللہ بننے کے شوق میں "خدیجہ" کو بھی اپنی طرف منسوب کرلیا، مرزا کا الہام ہے:

اذکر نعمتی رأیت خدیجتی میری نعمت کو یاد کر تو نے میری خدیجہ کو دیکھا۔"

(تذکرہ طبع دوم 387 طبع سوم ص 377)

اشکر نعمتی رأیت خدیجتی "میری نعمت کا شکر کر تو نے میری خدیجہ کو دیکھا۔" (تذکرہ ص 109)

افسوس ہے کہ اس کی مزید تشریح کی ایمانی غیرت اجازت نہیں دیتی۔

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد
وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

بہرحال "محمد رسول اللہ" کے ساتھ "خدیجہ" کی نسبت مرزا غلام احمد قادیانی کی نفسیاتی ذہنیت کی نشاندہی کے لیے

کافی ہے۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے ذرا بھی ایمانی غیرت اور انسانیت سے نوازا ہو اس کے لیے اس کے دیگر پہلوؤں کا مطالعہ مشکل نہیں۔

ہمارے بھائیوں کو یہ بھی سوچنا چاہیے کہ کیا مرزا غلام احمد قادیانی کی جسمانی و دماغی صحت ، ان کے اس دعوے سے کہ میں "محمد رسول اللہ ہوں" ، اس بارے میں ہر عام و خاص جانتا ہے کہ وہ بہت سے پیچیدہ امراض کا نشانہ تھے، جن میں سے چند امراض کی فہرست حسب ذیل ہے:

-1	بدہضمی	(ریویو مئی 1928ء)
-2	تشنج دل	(ضمیمہ اربعین نمبر 3 نمبر 4 ص 4 خزائن ص 471 ج 17)
-3	تشنج اعصاب	(سیرۃ المہدی ص 13 ج 1)
-4	جسمانی قویٰ معطل	(آئینہ احمدیت ص 186 دوست محمد)
-5	دق	(حیات احمد جلد دوم نمبر اول ص 79 یعقوب علی)
-6	سل	(سیرۃ المہدی ص 42 ج 1 بدر جون 1906ء)
-7	مراق	(سیرۃ المہدی ص 55 ج 2 بدر جون 1906ء)
-8	ہسٹیریا	(سیرۃ المہدی ص 13 ج 1 ص 55 ج 2)
-9	دماغی بے ہوشی	(الحکم 21 مئی 34ء)
-10	غشی	(سیرۃ المہدی 13 ج 1
-11	سو سو بار پیشاب	(ضمیمہ اربعین ص 4 نمبر 4)
-12	کثرت اسہال	(نسیم دعوت 68)
-13	دل و دماغ سخت کمزور	(تریاق القلوب ص 35)
-14	قولنج زحیری	(ص 334)
-15	مسلوب القویٰ	(آئینہ احمدیت ص 186)
-16	ذیابیطس	(نزول المسیح ص 209 حاشیہ)
-17	ریقن	(مکتوبات احمدیہ)
-18	دوران سر	(نزول المسیح ص 209 حاشیہ)
-19	شدید درد سر جس کا آخری نتیجہ مرگی	(حقیقۃ الوحی 363)
-20	حافظہ نہایت ابتر	(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم ص 3 وص 21)
-21	حالت مردی کالعدم	(تریاق القلوب ص 35)
-22	سستی نامردی	(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم (3) ص 14)

خود مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں: "مجھے دو مرض دامن گیر ہیں، ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں کہ سر درد اور دوران سر اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا نبض کم ہو جانا اور دوسرے جسم کے نیچے میں کہ پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا یہ دونوں بیماریاں قریب تیس برس سے ہیں۔" (نسیم دعوت ص 171)

"میں ایک دائم المرض آدمی ہوں" ...... ہمیشہ درد سر اور دوران سر، کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے، اور دوسری بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔" (ضمیمہ اربعین ص 3)

"مجھے دوران سر کی بہت شدت سے مرض ہو گئی ہے پیروں پر بوجھ دے کر پاخانہ پھرنے سے مجھے سر کو چکر آ جاتا ہے۔" (خطوط امام بنام غلام ص 6)

"کوئی وقت دوران سر (سر کے چکر) سے خالی نہیں گزرتا، مدت ہوئی نماز تکلیف سے بیٹھ کر پڑھی جاتی ہے بعض اوقات درمیان میں توڑنی پڑتی ہے، اکثر بیٹھے بیٹھے رنگ ہو جاتی ہے۔" (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر 2 ص 88)

"مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔"

(رسالہ تشحیذ الاذہان، جون 1906ء)

مرزا غلام احمد قادیانی کی اہلیہ کی روایت ہے کہ: "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول کی وفات 4 نومبر 1888ء کے چند دن بعد ہوا تھا، اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے لگے، جن میں ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے، بدن کے پٹھے کھچ جاتے تھے، خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا۔" (سیرۃ المہدی ص 13 ج 1)

مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک مرید ڈاکٹر شاہنواز لکھتے ہیں "حضرت قادیانی کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، درد سر، کمی خواب، تشنج دل، بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی سبب تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔" (رسالہ ریویو آف ریلیجنز مئی 1927ء)

مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کا آخری فقرہ "میر صاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔"

(منتخب حیات ناصر ص 14)

اب انصاف فرمایئے کہ کیا ان تمام امراض کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی نعوذ باللہ مراق، ہسٹیریا، ذیابیطس، سلسل البول، کثرت اسہال، سوء ہضم، ضعف قلب، ضعف دماغ، ضعف اعصاب حتی کہ "حالت مردی کالعدم" کے شکار ہو سکتے تھے؟ استغفر اللہ! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو خیر سید البشر اور افضل الرسل ہیں، کیا دنیا کی کوئی بھی تاریخ ساز شخصیت بیک وقت ان تمام امراض کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ کرنا کہ میں محمد رسول اللہ ہوں، دنیا کے سامنے سیدنا محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تصویر پیش کرتا ہے۔ جب ایک طرف مرزا غلام احمد قادیانی اپنی زبان وقلم سے مراق، ہسٹیریا، ذیابیطس، ضعف دل اور دماغ، حافظہ کی ابتری وخرابی، سوسو بار پیشاب اکثر دست آتے رہنا......
اور حالت مردمی کالعدم کا اقرار کرتے ہیں اور دوسری طرف وہ بڑی شوخ چشمی سے خود کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز و مظہر اور "حسن و احسان میں آپ کا نظیر" کہتے ہیں تو غیر اقوام کیا یہ فیصلہ نہیں کریں گی کہ مسلمانوں کا "محمد رسول اللہ" بھی قادیانیوں کے "محمد رسول اللہ" کی طرح معاذ اللہ انہی امراض کا مریض ہوگا اور اس کی دماغی حالت بھی خدانخواستہ ٹھکانے نہیں ہوں گی؟ مراق اور ذیابیطس کی چادریں اس کے بھی زیب بدن ہوں گی۔ معاذ اللہ۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ کہ وہ محمد رسول اللہ کا "بروز" ہیں اور محمد رسول اللہ کی دوبارہ بعثت مرزا غلام احمد قادیانی کے "روپ" میں ہوئی ہے ایک اور پہلو سے بھی غور طلب ہے وہ یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی بروز کی تعبیر "جنم" اور "اوتار" کے ساتھ کرتے ہیں اور وہ خود کو کبھی محمد رسول اللہ کا بروز کہتے ہیں، کبھی عیسیٰ علیہ السلام کا کبھی تمام انبیاء کا کبھی ہندوؤں کے کرشن جی مہاراج کا اور کبھی برہمن کا۔ ہندوؤں کے نزدیک انسان کی جزا و سزا کے لیے یہی صورت قدرت کی جانب سے مقرر ہے کہ اسے نیک و بد اعمال کے مطابق کسی اچھے یا برے قالب میں منتقل کرکے پھر دنیا میں بھیج دیا جائے، جس کو وہ نیا جنم، اور نیا جون کہتے ہیں مرزا کو دعویٰ ہے کہ محمد رسول اللہ کو دوبارہ مرزا غلام احمد قادیانی کے قالب میں بھیجا گیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ (ہندوؤں کے عقیدہ تناسخ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے عقیدہ "بروز" کے مطابق) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے..... نعوذ باللہ..... پہلی "جون" میں کون سا پاپ ہوا تھا کہ انہیں دوبارہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ناقص شکل میں بھیج دیا گیا؟ پہلی بعثت میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحیح البدن تھے اور دوسری بعثت میں انواع و اقسام کے امراض خبیثہ کا مجموعہ بن گئے۔ پہلی بعثت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء صحیح سالم تھے۔ اور دوسری بعثت میں دائیں ہاتھ سے معذوری..... پہلی بعثت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جری اور بہادر تھے، دوسری بعثت میں ضعف دل و دماغ کے مریض..... پہلی بعثت میں صاحب شریعت تھے اور دوسری بعثت میں شریعت و نبوت سے محروم..... پہلی بعثت میں شعر گوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند و بالا مقام کے لائق نہ تھی اور دوسری بعثت میں آپ شاعر تھے۔ پہلی بعثت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے جہاد اعظم اور فاتح اعظم تھے، اور دوسری بعثت میں دجال (انگریز) کے غلام۔ پہلی بعثت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم "نبی امی" تھے، اور دوسری بعثت میں آپ کو فضل الٰہی (شیعہ) کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنا پڑے۔

پہلی بعثت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت و عظمت کا یہ عالم تھا کہ دنیا کے جابر و قاہر بادشاہوں کو خاطر میں نہ لاتے تھے، اور دوسری بعثت میں آپ کے عجز و درماندگی کا یہ عالم ہوا کہ فرنگی ملکہ کو (جس کو کبھی حسن جناب بھی نصیب نہ ہوا) یہ عرض داشت پیش کرنے لگے:

"اس عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) کو وہ اعلیٰ درجہ کا اخلاص اور محبت اور جوش اطاعت حضور ملکہ معظمہ اور اس کے معزز افسروں کی نسبت حاصل ہے جو میں ایسے الفاظ نہیں پاتا۔ جن میں اس اخلاص کا اندازہ بیان کر سکوں اسی سچی محبت اور اخلاص کی تحریک سے جشن شصت سالہ جوبلی کی تقریب پر میں نے ایک رسالہ حضرت قیصرہ ہند دام اقبالہا کے نام تالیف کر کے اور اس کا نام "تحفہ قیصریہ" رکھ کر جناب ممدوحہ کی خدمت میں بطور درویشانہ تحفہ کے ارسال کیا تھا اور مجھے قوی یقین تھا کہ اس کے جواب سے مجھے عزت دی جائے گی، اور امید سے بڑھ کر میری سرفرازی کا موجب ہوگا..... مگر مجھے نہایت تعجب ہے کہ ایک کلمہ شاہانہ سے بھی ممنون نہیں کیا گیا، اور میرا کانشنس ہرگز اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ وہ ہدیہ عاجزانہ یعنی رسالہ تحفہ قیصریہ حضور ملکہ معظمہ میں پیش ہوا ہو اور پھر میں اس کے جواب سے ممنون نہ کیا جاؤں، یقیناً کوئی اور باعث ہے جس میں جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کے ارادہ اور مرضی اور علم کو کچھ دخل نہیں، لہٰذا اس حسن ظن نے جو حضور ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی خدمت میں رکھتا ہوں مجھے مجبور کیا کہ میں اس تحفہ یعنی رسالہ تحفہ قیصریہ کی طرف جناب ممدوحہ کو توجہ دلاؤں اور شاہانہ منظوری کے چند الفاظ سے خوشی حاصل کروں اسی غرض سے یہ عریضہ روانہ کرتا ہوں۔"

"میں دعا کرتا ہوں کہ خیر و عافیت اور خوشی کے وقت میں خدا تعالیٰ اس خط کو حضور قیصرہ ہند دام اقبالہا کی خدمت میں پہنچا دے، اور پھر جناب ممدوحہ کے دل میں الہام کرے کہ وہ اس سچی محبت اور سچے اخلاص کو جو حضور ممدوحہ کی نسبت میرے دل میں ہے، اپنی پاک فراست سے شناخت کر لیں اور رعیت پروری کی رو سے مجھے رحمت جواب سے ممنون فرماویں۔" (ستارہ قیصریہ ص2)

پہلی بعثت کی عظمت و برتری اور عالیشان پر نظر کرو، اور پھر دوسری بعثت کی اس گراوٹ، چاپلوسی، خوشامد اور ناصیہ فرسائی کو دیکھو۔ دوسری بعثت میں قادیان کا محمد رسول اللہ، صلیب پرست اور نجس ملکہ کو اپنی محبت، اخلاص، اطاعت و وفا شعاری اور بندگی و غلامی کا کن گھٹیا الفاظ میں یقین دلاتا ہے اور اسے طول طویل..... لیکن بے مقصد و بے مصرف خطوط پے در پے بھیجتا ہے، لیکن وہ اس "غلام بن غلام" کو خط کی رسید بھیجنا بھی گوارا نہیں کرتی۔ پہلی بعثت کی وہ عظمت و رفعت۔ اور دوسری بعثت کی یہ پستی اور گراوٹ؟ سوچو اور سوچ کر بتاؤ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے..... العیاذ باللہ..... پہلی بعثت میں وہ کون سا گناہ ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی سزا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قادیان کے ایک مغل بچے کے روپ میں دوبارہ دنیا میں بھیج دیا؟

اس سے بڑھ کر تعجب خیز مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ ہے کہ: "دوسری بعثت کی روحانیت، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی روحانیت سے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔" (خطبہ الہامیہ 181) اور روحانی ترقیات کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو صرف پہلا قدم ہی اٹھ سکا تھا لیکن مرزا روحانی ترقیات کی آخری چوٹی تک پہنچ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلام ہلال کی مانند تھا۔ (جس کی کوئی روشنی محسوس نہیں ہوا کرتی) لیکن مرزا کے طفیل وہ بدر کامل بن چکا ہے۔

جس شخص کے سینے میں دل اور دل میں ایمان کی ذرا بھی رمق موجود ہو، جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے عقیدت ومحبت کا ادنیٰ سا ادنیٰ تعلق بھی ہو اور جس کی چشم بصیرت سیاہ وسفید کے درمیان تمیز کرنے کی کسی درجہ میں بھی صلاحیت رکھتی ہو کیا وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ان گستاخی آمیز دعووں کو ایک لمحہ کے لیے بھی قبول کرسکتا ہے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح توہین وتنقیص پائی جاتی ہے؟

چلیے اس کو بھی جانے دیجئے، ذرا اس نکتہ پر غور فرمایئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی "اعلیٰ واکمل روحانیت" نے دنیا میں کون سا روحانی انقلاب برپا کر ڈالا۔ ان کے "بدر کامل" نے دنیا کو کیا روشنی عطا کی؟ اور ان کے "روحانی عروج" نے سفلی خواہشات اور مادیت کے سیلاب کے سامنے کون سا بند باندھ دیا؟ ہر چیز کو جھٹلایا جاسکتا ہے مگر ساری دنیا کے مشاہدہ کو جھٹلانا ممکن نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی "بعثت ثانیہ" پر کامل صدی کا عرصہ گزر چکا ہے۔ دنیا کے حالات پر نظر کر کے فیصلہ کرو کہ کیا مرزا غلام احمد قادیانی کے ان بلند آہنگ دعووں سے دنیا کا رخ بدلا؟ فسق وفجور، ظلم اور کفر وارتداد میں کوئی کمی واقع ہوئی؟ مگر چلیے اعلیٰ واکمل روحانیت کے دعوے کو جانچنا کیا مشکل ہے مگر سوال تو یہ ہے کہ اس "روحانیت" کا مصرف کیا تھا اس کا نتیجہ کیا نکلا؟

ساری دنیا کی اصلاح کا قصہ بھی رہنے دیجئے، خود مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاتھ پر جن لوگوں نے بیعت کی اور سالہا سال تک ان کی صحبت سے جو لوگ مستفید رہے، سوال یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی "اعلیٰ واکمل روحانیت" نے کم از کم انہی کی زندگیوں میں کیا انقلاب برپا کیا؟ اس کے لیے کسی خارجی شہادت کی ضرورت نہیں، بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے 1893ء کے "اشتہار التوائے جلسہ" میں جو "شہادۃ القرآن" کے ساتھ ملحق ہے، اپنی جماعت کی "اخلاقی بلندی" کا جو نقشہ کھینچا ہے اسی کا مطالعہ کافی ہے۔ اس کا خلاصہ یہاں درج کرتا ہوں۔

مرزا کی "بعثت ثانیہ" پر تیرہ چودہ سال کا عرصہ گزر رہا ہے مگر ان کی جماعت کے بیشتر افراد بقول ان کے اب تک نالائق، بے تہذیب، ناپاک دل، للّٰہی محبت سے خالی، پرہیزگاری سے عاری، کج دل، متکبر، بھیڑیوں کی مانند، سفلہ، خودغرض، بھائیوں کے حملہ آور، گالیاں بکنے والے، کینہ ور، کھانے پینے پر نفسانی بحثیں کرنے والے نفسانی لالچ کے مریض، بدتہذیب، درندگی، درندوں سے بدتر اور درحقیقت جھوٹ کو نہ چھوڑنے والے ہیں۔

مزید تیرہ چودہ سال بعد ان کی جماعت کی اخلاقی سطح جس قدر بلند ہوئی، مرزا غلام احمد قادیانی اپنی آخری تصنیف میں اس کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتے ہیں:

"ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت سارے ایسے ہیں کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں، اور ایک کمزور بچے کی طرح ہر ایک ابتلا کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں، اور بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں، اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کتا مردار کی طرف۔۔۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 88)

جب مرزا غلام احمد قادیانی کی پوری زندگی کی پچیس تیس سالہ محنت کا ثمرہ بقول ان کے "جیسے کتا مردار کی طرف" ہو، تو اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ان کے بعد ان کی جماعت کی "روحانیت" کا معیار کتنا "بلند" ہوگا؟ لاہوری فریق نے قادیانی فریق کے امام (مرزا محمود) اور اس کے متعدد لیڈروں پر، اسی طرح قادیانی فریق نے لاہوری فریق کے امیر (مسٹر محمد علی) اور اس کے ممتاز ممبروں پر (جو سب کے سب مرزا غلام احمد قادیانی کے یار غار اور طویل صحبت یافتہ تھے) الزامات کی جو بوچھاڑ کی ہے وہ کس کے علم میں نہیں؟ ان میں اخلاقی اعتبار سے زنا، لواطت، چوری، بدکاری، قتل و غارت، تعلی و تکبر، حرام خوری، خود غرضی و فریب کاری، مغالطہ اندازی اور بددیانتی کے الزامات اور دینی لحاظ سے کفر و شرک، ارتداد و نفاق اور تحریف و تلبیس وغیرہ کے الزامات سرفہرست ہیں۔

یہ وہ لوگ تھے جن کی مرزا غلام احمد قادیانی کی اقوی و اکمل اور اشد روحانیت نے برسہا برس تک تربیت کی، جن کو مرزا غلام احمد قادیانی کے "فرشتہ" کہلانے کا شرف حاصل ہوا، جن کے حق میں مرزا غلام احمد قادیانی نے الہامی بشارتیں سنائیں جو مرزا غلام احمد قادیانی کے قریب اور دائمی تھے انہی کے ایسے اخلاقی قصے (جن کو سن کر تہذیب و شرافت سر پیٹ لے) گلی کوچوں میں گائے جاتے ہیں، اخباروں اور رسالوں میں چھپتے ہیں اور ان کی صدائے بازگشت سے عدالتوں کے کٹہرے گونج اٹھتے ہیں۔

یہ تھا مرزا غلام احمد قادیانی کی روحانیت کا اصلاحی کارنامہ اور یہ تھا اس کے اس پر غرور دعوے کا نتیجہ کہ ان کی روحانیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اقوی اور اکمل اور اشد ہے۔ اللہ ہمارے بھائیوں کو فہم و بصیرت بخشے اور صراط مستقیم کی ہدایت فرمائے۔

خلاصہ یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ (قادیان میں دوبارہ تشریف آوری) کا عقیدہ وضع کرنا، خود کو بروز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے محمد رسول اللہ قرار دینا، اور پھر اس قادیانی بعثت کو کی بعثت سے اعلیٰ و برتر قرار دینا نہ صرف اسلامی عقیدہ کے خلاف، اور قرآن کریم کی تصریحات کے منافی ہے، بلکہ یہ عقل و شرع کے اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر بدترین ظلم اور آپ سے ناقابل برداشت مذاق ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کے دل میں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کی کوئی رمق باقی ہے تو میں ان سے حرمت نبوی کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ خدا را ان حقائق پر غور فرمائیں، اور مرزا غلام احمد قادیانی کی پیروی سے دستکش ہو کر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہو جائیں۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھولے بھٹکے بھائیوں کو بھی صراط مستقیم کی ہدایت فرمائے اور شیطان لعین کے چنگل سے نجات عطا فرمائے۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد

خاتم النبیین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین الیٰ یوم الدین